© rasailojaraid.com

دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب
عالم نو ہے ابھی پردہ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اس کی سحر بے حجاب

(خورشید احمد ندیم، روزنامہ ''جنگ'' لاہور، ۵۔اپریل ۲۰۰۳ء)

(۲)

جرمنی کی کاتھولک کلیسا اور مسلمانوں کے حقوق

جرمنی کی کونسل آف کاتھولک بشپس نے ۲۴۔ستمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہونے والے ایک اجلاس کے موقع پر جرمنی کے متعلقہ حکومتی حلقوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جرمنی میں تقریباً تیس لاکھ کی تعداد میں مقیم مسلمانوں کے جائز مطالبات کو تسلیم کریں اور ان کے ساتھ مثبت تعامل کا مظاہرہ کریں۔کونسل نے اس موقع پر ''جرمنی میں مسلمان اور مسیحی'' کے عنوان سے دو سو صفحات پر مشتمل ایک دستاویز جاری کی ہے جس میں کاتھولک چرچ کی جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مکمل قانونی اور آئینی حقوق دلوانے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں صرف کرے گی۔ دستاویز میں متعلقہ اہل حل وعقد سے حسب ذیل مطالبات کیے گئے ہیں:

☆ جرمنی کے سرکاری سکولوں میں مسلمان طلبہ کے نصاب میں اسلامی تعلیمات کا مضمون شامل کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ مسلمان اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھ سکیں۔

☆ ملازمت کے مقامات، سکولوں اور یونیورسٹیوں میں ان کے لیے ایسے کھانے کا انتظام کیا جائے جو اسلامی شریعت کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔

☆ مسلمانوں کو مساجد کی تعمیر، نمازوں کے اوقات میں اذان دینے اور اپنے تمام دینی شعائر کی آزادانہ ادائیگی کی اجازت دی جائے۔

☆ مسلمانوں کو اپنی مذہبی رسوم کے مطابق فوت شدگان کی تدفین اور ان کے لیے الگ قبرستان بنانے کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔

کونسل نے مسلمان معلمات کے حجاب پہننے پر عائد پابندی پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا، تاہم انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کاتھولک کلیسا اس معاملے میں ان کی مدد کے لیے کوئی مداخلت نہیں کر سکی۔

دستاویز میں ذمہ دار حلقوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جائز مطالبات کا کھلے دل سے جائزہ لیں اور مسلمانوں کو اپنے پورے حقوق سے بہرہ ور ہونے دیں تا کہ جرمنی میں مذہبی رواداری کی اقدار اجاگر ہوں جس کے نتیجے میں مسلمان ممالک میں مسیحی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت ملے گی۔ دستاویز میں عرب اور مسلم ممالک سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسیحی اقلیت پر عائد کردہ پابندیوں کو نرم کریں، تاہم دستاویز میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مسلم ممالک کے ردعمل میں جرمنی کی مسلم آبادی کے ساتھ اس قسم کے طرز عمل کو روا نہیں رکھا جانا چاہیے۔

کونسل آف بشپس کے صدر کارڈینل کارل لیمان نے کہا کہ مسلم مسیحی مکالمہ کوئی سال گزرنے کے باوجود اسلام کے صحیح تعارف کی کوششیں مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پائیں کیونکہ ذرائع ابلاغ کے منفی اور اسلام دشمن کردار کی بدولت جرمن عوام کے ذہنوں میں اسلام کی منفی تصویر راسخ ہو چکی ہے۔ لیمان نے کہا کہ مسلمانوں پوری طرح سے جرمن معاشرے کا حصہ نہیں بن سکے جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض انتہا پسند عناصر مذہبی رواداری کے فقدان کی وجہ سے انہیں جرمن معاشرے کا فطری جزو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں مسلمانوں نے متعدد مثبت اقدامات کرنے میں پہل کی ہے لیکن دوسرے فریق کی جانب سے ان کا مثبت جواب نہیں دیا گیا۔

لیمان نے بتایا کہ ان کے ادارے نے مذہبی راہنماؤں، میڈیا کے ماہرین اور ماہرین نفسیات پر مشتمل مختلف کمیٹیاں تشکیل دے رکھی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کے بارے میں خوف کی فضا کو زائل کیا جائے، اسلام کی زندہ اور حقیقی تصویر پیش کی جائے اور مسلم مسیحی مکالمہ کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم مسیحی مکالمہ کا فروغ جرمن کیتھولک چرچ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور مذکورہ دستاویز اسی ضمن میں شائع کی جانے والی مطبوعات کے اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا آغاز جرمن کیتھولک چرچ نے ۱۹۸۲ء میں مسلم مسیحی تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے کیا تھا۔

(www.IslamOnline.net۔ ہفت روزہ ''العالم الاسلامی'' ۶۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

(۳)

ہم آہنگی کا ایک خوشگوار تجربہ

انہیں نہ اردو آتی ہے اور نہ وہ روزمرہ دعاؤں کا مطلب سمجھ سکتے ہیں لیکن ایان پیٹرسن (Ian Paterson) کا یہ کمال ہے کہ انہوں نے کنگ عبدالعزیز اسلامک سکول کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ ڈاکٹر پیٹرسن، جو تیس سال تک اعلیٰ طبقے کے ایک مسیحی سکول کے سربراہ رہے، چھ ماہ سے ایک ایسے وقت میں اس مذہبی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ آسٹریلیا کے لوگ اسلامی سکولوں کے بارے میں بہت محتاط اور اپنے درمیان بسنے والے مسلمانوں کے بارے میں بداعتمادی کا شکار ہیں۔

آسٹریلیا کی مسلم آبادی، جو اگرچہ اب تک امریکہ یا فرانس کی بہ نسبت تعداد میں بہت تھوڑی ہے، آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ مزید مسجدیں اور مذہبی سکول بنانے کی خواہش میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ان منصوبوں کو غیر مسلم آبادی کی طرف سے مزاحمت کا سامنا ہے جن کے ذہنوں میں نیویارک کے گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعات اور گزشتہ سال بالی کے بم دھماکے تازہ ہیں۔

© rasailojaraid.com